

# جھوٹے دجال کے فتنے

امت مسلمہ کیلئے لمحات فکریہ

ترتیب : مولانا ضیاء الدین القاسمی

[tinyurl.com/raddgm](http://tinyurl.com/raddgm)



پیشکش : مجلس تحفظ شریعت، کوئٹہ

سلسلہ اشاعت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ط  
وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۝ (القرآن پ آیت ۱۹۱)

(اور دین سے بچلانا مار ڈالنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔)

# جھوٹے دجال کے فتنے

امت مسلمہ کیلئے لمحات فکریہ

○

ترتیب

مولینا ضیاء الدین القاسمی

حسب ایما

مولینا نصیر الدین عارفی، مولینا شرافت ابرار قاسمی،  
مفتی عبدالسلام صاحب ثاقبی، مولینا شمس تبریز قاسمی،  
مفتی خلیل کوثر قاسمی

MAJLIS-E-TAHAFUZ-E-SHARIAT, KOLKATA

92A, PARK STREET, KOLKATA - 17

E-mail : majlistahaffuzshariatkolkata@gmail.com



نام کتاب :	جھوٹے دجال کے فتنے
مرتب :	مولینا ضیاء الدین القاسمی
صفحات :	۲۹
سال اشاعت :	۲۰۱۲ء
تعداد :	تین ہزار
قیمت :	۲۰ روپے
کمپوزنگ :	محمد آفتاب عالم
شائع کردہ :	مجلس تحفظ شریعت - کلکتہ

[tinyurl.com/raddgm](http://tinyurl.com/raddgm)

## عرض ناشر

آج پوری امت ایسے فتنے کے زریعے میں ہے جس نے قرآن و سنت کو لہو و لعب بنا کر رکھ دیا ہے۔

کتاب و سنت کے ذریعہ اپنی اصلاح کی کیا کوشش کی جاتی بجائے اس کے دین متین کو بحث و نظر کا موضوع بنا کر امت کے ہر طبقہ علماء و غیر علماء کی بہترین فکری صلاحیتیں تعمیری کاموں کے بجائے انھیں بے ضرورت و غیر اہم امور میں الجھ کر رہ گئی ہیں۔ بادی النظر میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے یہ دینی بھائی کسی گہری سازش کے شکار ہو گئے ہیں کیوں کہ ان کی محنتوں کے ثمرات و نتائج بڑے ہی سنگین نظر آتے ہیں اور دشمنان اسلام کے خوابوں کی تعبیر لگتے ہیں۔ چنانچہ اتحاد کے بجائے انتشار، محبت کے بجائے نفرت، دین کے بجائے بے دینی، یقین کے بجائے بے یقینی اور شریعت اسلامیہ پر اعتماد کے بجائے بے اعتمادی و بد اعتقادی اور حد درجہ کج فہمی و ہٹ دھرمی نیز بے ادبی و بد اخلاقی کی فضا عام ہوتی دکھائی دے رہی ہے، جبکہ اسلام کا ورود با مسعود اور نبی کریم ﷺ کی بعثت بابرکت کے مقاصد میں سے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ (القرآن) کہ اہل ایمان سب کے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، کا ظہور تھا۔ لیکن افسوس کہ آج اس مقصد کو گھٹن لگتا دکھائی دے رہا ہے۔

امت مسلمہ کے نوجوان بھائی اور بہنیں ذرا ہوش کے ناخن لیں اور کلمہ طیبہ کی بنیاد پر ایک جھنڈے کے نیچے متحد ہو کر جمع ہونے کی کوشش فرمائیں۔

پیش نظر کتاب میں احادیث صحیحہ کو اسی تناظر میں ایک خاص ترتیب سے جمع کر کے اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں واگذار کیا جا رہا ہے۔ ع۔ گ۔ قبول افتدز ہے عز و شرف۔

اراکین علماء کرام۔ مجلس تحفظ شریعت۔ کوکاتا



### پیش لفظ

پہلی صدی ہجری میں ہی خلافت راشدہ کے بعد فتنوں نے سر ابھارا۔ اور منظم طریقہ سے اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش چل پڑی تھی ان میں بعض فتنے تو سر ابھارتے ہی اکابر تابعین و تبع تابعین کی مخلصانہ کوششوں سے کچل دئے گئے البتہ بعض فتنے کو پھلنے پھولنے کا موقع فراہم ہو گیا۔ جسکی بنیادی وجہ نام نہاد سلاطین مملکت اسلامیہ کی سرپرستی بنی۔ انھوں نے ان فتنہ پرور عناصر کیلئے نرم رویہ اختیار کیا اور بعض ان میں حد درجہ اسلامی روایات و شرعی حدود سے دوری کی بناء پر خود اس فتنہ کے شکار ہوئے۔

مختصراً ایک فتنہ کا تذکرہ ہم یہاں کرتے ہیں جس سے قارئین کو اندازہ ہوگا کہ واقعی قدرت نے اسلام کی فطرت میں ایسی لچک دی ہے کہ جتنا کرید اور زخم خوردہ کیا جائیگا اتنا ہی اسکے ابھرنے کے اسباب پیدا ہوتے رہینگے۔ دوسری صدی کے ابتداء میں جبکہ مسلمانوں کی ساری توجہ دعوت اسلام، فتح و جہاد اور زندگی کے عملی مسائل اور مفید علوم کی تدوین میں مصروف تھی، عین اسی وقت دینی فلسفیوں کا ایک گروہ نمودار ہوا جسکی سرپرستی اس وقت کے کچھ روشن خیال عالم اور پر جوش متکلم کر رہے تھے۔

صاحب تاریخ دعوت و عزیمت نے لکھا ہے کہ ”جب یونانی، سریانی کتابوں کے تراجم اور قدیم مذاہب و ممالک کے علماء و متکلمین سے (مسلمانوں کا) اختلاط ہوا تو امت کے وہ گروہ جو جلد متاثر ہونے کی قابلیت رکھتے تھے، اور جنگی ذہانت میں گہرائی اور پختگی سے زیادہ سطحیت اور جدت تھی، اسی طرز فکر اور طریقہ و بحث سے متاثر ہوئے، اسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، ان کے باہمی تعلق، کلام الہی، رویت باری، مسئلہ عدل، تقدیر، جبر و اختیار کے متعلق ایسی بحثیں اور مسائل پیدا ہوئے جو نہ دینی حیثیت سے ضروری تھے نہ دنیاوی حیثیت سے

مفید، بلکہ امت کی وحدت اور مسلمانوں کی قوت عمل کیلئے مضر۔“

(تاریخ دعوت و عزیمت ج ۱ ص ۸۴)

ان روشن خیال علماء و متکلمین نے ان مذکورہ بحثوں کو کفر و ایمان کا معیار بنا دیا اور اپنی ساری توانائی ان پر صرف کر دی۔ جبکہ ٹھیک انکے بالمقابل محدثین و فقہاء کا وہ گروہ تھا جو ان پیچیدہ مسائل میں اپنے اسلاف کے مسلک کا قائل تھا۔ اور ان علمی بحثوں کو نقصان دہ اور ان غیر شرعی تعبیرات کو غلط سمجھتا تھا۔ جیسا کہ امام شافعیؒ کے ایک قول سے پتہ چلتا ہے۔ ایک شخص نے حضرت امامؒ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی (جلوہ افروز) ہے اسکی کیا کیفیت ہے۔ حضرت نے جواب دیا کہ ”الاستواء معلوم و کیفیتہ مجهول و الاعتقاد بہ واجب و السؤال عنه بدعة“ کہ استواء (اللہ کا عرش پر جلوہ گر ہونا) معلوم ہے (جیسا کہ قرآن میں ہے) اور اسکی کیفیت نامعلوم ہے (حقیقت اسکی آخرت میں معلوم ہوگی) مگر اس پر اعتقاد رکھنا واجب ہے (کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے) اور اسکی (تفصیلی کیفیت) کا سوال کرنا بدعت ہے۔ بہر حال اس فرقہ معزلہ نے فتنہ کی ایک ایسی آگ دہکادی کہ امت مسلمہ آج تک اسکی تپش محسوس کر رہی ہے۔ اس فتنہ کو سرکاری سرپرستی بھی حاصل تھی۔ خلیفہ ہارون رشید کے بعد خلیفہ مامون رشید کے زمانہ میں اسے خوب عروج حاصل ہوا کیونکہ خود خلیفہ مامون شریعت مطہرہ کا حامل ہو کر بھی یونانی فلسفہ اور عقلیت سے مرعوب تھا اور مخصوص تربیت اور حالات کی وجہ اسکی دماغی ساخت معزلہ سے ملتی جلتی تھی۔

مفکر اسلامؒ نے لکھا ہے کہ ”قاضی ابن ابی دواد کی بدولت جو سلطنت عباسیہ کا قاضی القضاۃ ہو گیا تھا، اور معزلہ کے افکار و آراء کا پر جوش داعی اور مبلغ تھا، مذہب اعتزال کو حکومت وقت کی سرپرستی اور حمایت حاصل ہوئی۔“ (تاریخ دعوت و عزیمت)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

**القرآن۔**

قال الله تبارك و تعالیٰ: وَ اتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُنَّ الَّذِينَ

ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۝ (القرآن الکریم پ ۹ آیت ۲۵)

ترجمہ:- اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص انھیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تشریح:- بلکہ ان گناہوں کو دیکھ کر جنھوں نے مداخلت کی ہے (یعنی چپکلی سادھ رکھی ہے) وہ بھی اکمیں شریک ہونگے۔

فائدہ:- جب خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا المناک سانحہ رونما ہوا تو مذکورہ آیت شریفہ کو پڑھ کر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اس آیت کو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی پڑھا کرتے تھے مگر کیا خبر تھی کہ ہم بھی اسکے مصداق ہو جائیں گے۔ کیوں کہ ہمارے ہی زمانے میں وہ فتنہ (شہادت حضرت عثمان غنیؓ) پیش آیا۔“ (بخاری۔ فی بدء باب الفتن)

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خدا ترسی کو دیکھ کر رونا آتا ہے۔ کیا ٹھکانہ ہے اس زہد کا کہ اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے کیا کچھ نہیں کیا پھر بھی کس قدر خدا سے ڈر رہے ہیں۔ واقعی یہ حضرات آبروئے شریعت تھے، مداخلت تو ان نفوس قدسیہ سے ممکن ہی نہ تھی۔ رضی اللہ عنہ وارضاه۔

ایک یہ ہمارا دور ہے کہ نت نئے فتنے رونما ہو رہے ہیں مگر ہمارا حال ع

نک نک دیدم دم نہ کشیدم۔۔۔۔

والا ہو گیا ہے۔ مہانت تو عام ہو چکی ہے اور اسے حکمت و مصلحت سمجھا جا رہا ہے۔

ہمارے دینی بھائی جان لیں کہ فی زمانہ مروجہ فتنوں کے خلاف اگر ہم بیدار نہ ہوئے اور امت کے بھٹک جانے والے معصوم افراد کو سنبھالا نہ دیا تو پھر اس وبال سے ہم بھی نہ بچ سکیں گے جسکی وعید آیت شریفہ میں کی گئی ہے۔

**حدیث۔۱**

عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما قالت: قال

النبی ﷺ انی علی الحوض حتی انظر من یرد علی منکم و سیو<sup>۱</sup> خذنا س دونی فاقول یا رب منی و من امتی فیقال هل شعرت ما عملوا بعدک و اللہ ما یرحوا یرجعون علی اعقابہم فکان ابن ابی ملیکہ<sup>۲</sup> یقول: اللہم انا نعوذ بک ان نرجع علی اعقابنا او نفتن عن دیننا۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۹۷۵ ج ۴۳۴۱)

ترجمہ:-

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: میں حوض (کوثر) پر تمہیں اپنے قریب آتا دیکھتا ہوں گا (اور تمہیں سیراب کرینگا ارادہ کرتا ہوں گا کہ اچانک) کچھ لوگوں کو میرے سامنے پکڑ لیا جائے گا (مجھ سے دور کر دیا جائیگا) تو میں کہوں گا: اے میرے رب یہ میری (جماعت) اور میری امت کے لوگ (لگتے)



ہیں، تو کہا جائیگا کہ (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد (اپنے اپنے زمانے میں) کیسی کیسی حرکتیں کی ہیں؟ واللہ یہ آپ کے بعد آپ کے دین سے الٹے پاؤں (پھرتے) مرتد ہوتے رہے ہیں۔ ابن ابی ملیکہؓ (راوی) اس حدیث کو سن کر بہت خوفزدہ ہوئے۔ اور برابر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اللھم انا نعوذ بک ان نرجع علی اعقابنا او نفتن عن دیننا۔ کہ اے اللہ ہم آپ کی پناہ (مدد) چاہتے ہیں کہ اپنے دین سے الٹے پاؤں واپس ہو جائیں یا ہم کسی فتنہ میں مبتلا ہو کر اپنے دین سے نکل جائیں۔

فائدہ۔ حدیث میں دین سے پھر جانے کا مطلب علماء نے دینی امور کی شکل کو بگاڑ دینا اور انہیں مشتبہ کر دینا لکھا ہے۔ جو کسی فتنہ کے اثر سے ہی پیدا ہوتا ہے اور یہی فتنہ بالآخر دائرہ ایمان سے خارج ہو جائیگا سبب بنتا ہے۔ اس وجہ سے مذکورہ دعاء میں فتنہ سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ اور ایسا نہیں ہے کہ صرف دین میں نئی باتیں پیدا کرنے والے بدعتی حضرات ہی حوض کوثر سے دور کئے جائیں گے جیسا کہ بعضوں نے خیال کر رکھا ہے۔

علماء محدثین نے اسکی صراحت فرمائی ہے کہ تین طرح کے لوگ راندہ درگاہ ہیں اور وہ بہت زیادہ سختی کے ساتھ حوض کوثر سے دور و محروم کئے جائیں گے۔

(۱) وہ لوگ جو جماعت مسلمین سے جدا ہو کر اپنا ایک الگ فرقہ بنا لیتے ہیں۔ ان پر

علحدگی پسندی کا رجحان غالب رہتا ہے۔

(۲) وہ لوگ جو دین میں نت نئی اور کھلی ہوئی گمراہیوں کے طریقے ایجاد کرتے

رہتے ہیں۔ ان پر اکابرین امت اور صحابہ کرامؓ سے نفرت کا رجحان غالب رہتا ہے۔

(۳) وہ لوگ جو دین کو لہو و لعب (کھیل تماشہ) بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ یہ حضرات قرآن اور حدیث کے تابع نہیں رہتے بلکہ انھیں اپنی خواہشات کے تابع کر لیتے ہیں اور اپنی مطلب کی آیتوں اور حدیثوں کو نکال کر اور اس کی غلط تشریحات و تاویلات فاسدہ پیش کر کے امت کے سادہ لوح افراد کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ ان پر نفس پرستی کا رجحان غالب رہتا ہے۔ اور جن کے اندر یہ تینوں باتیں پائی جائیں تو انکی غلاظت اور گمراہیوں کے تذکرہ پر قلم بھی آمادہ نہیں ہے۔

اے اللہ ہمیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو ایسے فتنوں اور ایسے گمراہ لوگوں سے محفوظ فرما دیجئے۔ اور اپنے محبوب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر حوض کوثر سے سیرابی نصیب فرمائیے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

#### حدیث ۲۔

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول: خطبنا

رسول اللہ ﷺ فقال انه لم یکن نبی قبلی الا کان حقا علیہ ان یدل امتہ علی ما یعلمہ خیر الہم و ینذرہم ما یعلمہ شر الہم وان امتکم ہذہ جعلت عافیتہا فی اولہا وان آخرہم یصیبہم بلاء و امور تنکرونہا ثم یجیی فتن ترقق بعضها بعضا۔

(رواہ ابن ماجہ ص ۲۸۴ باب الفتن)



ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں! رسول اللہ ﷺ نے دوران خطبہ ایک بار ارشاد فرمایا کہ مجھ سے پہلے تمام نبیوں نے لازمی طور پر اپنی اپنی امت کو خیر کی وہ تمام باتیں بتائیں جو انکے علم میں آئی تھیں۔ اسی طرح شرکی ان تمام باتوں سے ڈرایا جنہیں وہ جانتے تھے اور میں اپنی اس امت کے لئے کہتا ہوں کہ انکی عافیت شروع کے زمانے میں ہے (جو میرے زمانے سے متصل ہے) اور آخر زمانے میں میری امت پر بلاؤں کا ہجوم ہوگا اور عجیب و غریب معاملات (دین میں) تم دیکھو گے۔ اس کے بعد فتنے رونما ہونگے جو یکے بعد دیگرے لگاتار پیش آئیں گے۔

فائدہ :- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت میں رونما ہونے والے فتنوں سے رسول اللہ ﷺ کو بے حد تشویش تھی جن سے آپ نے اپنی امت کو وقتاً فوقتاً خبردار کیا ہے۔ کیونکہ فتنوں میں پڑ جانے سے آدمی کا دین و ایمان خطرہ میں پڑ جاتا ہے اور پیارے رسول ﷺ کو اپنی امت کی ایسی بربادی کب گوارہ ہو سکتی ہے۔

حدیث-۳

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قال

رسول اللہ ﷺ اذا فعلت امتی خمس عشرة خصلة حل بها البلاء

قيل وما هي يا رسول الله . قال الخ ..... وفي الآخر قال

(ترمذی ج ۲ ص ۳۴)

والعن آخر هذه الامة اولها۔

ترجمہ :- حضرت علی بن ابی طالبؓ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

جب میری امت میں پندرہ (بری) خصلتیں پیدا ہو جائیں گی تو ان میں بلاؤں کا ہجوم ہونے لگے گا۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ پندرہ خصلتیں کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے (چودہ خصلتیں بتانے کے بعد) آخر میں (پندرہویں خصلت) یہ بیان فرمائی کہ بعد کے لوگ اس امت کے گزشتہ لوگوں کو لعنت و ملامت سے یاد کریں گے۔

فائدہ :- اس حدیث سے ثابت ہوا کہ گزرے ہوئے مسلمانوں کو لعنت و ملامت سے یاد کرنا گناہ کی بات ہے بالخصوص جب کہ وہ مسلمان علماء، فقہاء، متقی و پرہیزگار ہوں تو گناہ کی شدت اور بڑھ جاتی ہے اور لعنت و ملامت کرنے والے لوگ عذاب الہی کے مستحق بن جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں لفظ بلاء سے اشارہ کیا گیا ہے۔

وہ حضرات ہوش کے ناخن لیں جو ائمہ اربعہ و فقہاء کرام کو لعن و طعن کرتے رہتے ہیں اور اپنے آپ کو بلاء کا مستحق بناتے ہیں۔

علامہ طیبیؒ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے کہ اس وعید میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو فقہاء، سلف کا برائیوں کے ساتھ تذکرہ کرتے رہتے ہیں اور انکی اقتداء سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک بہت ہی عبرت انگیز واقعہ شیخ الہندؒ نے اپنی کتاب (ایضاح الادلۃ) میں لکھا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ۔ محمد احسن امروہی سلفی ثم قادیانی کا اہل حدیث حضرات میں بڑا مقام تھا۔ وہ اسکو احسن المناظرین اور افضل المتکلمین سمجھتے تھے۔ کیوں کہ وہ ائمہ کرام کی شان میں سب سے زیادہ دریدہ دہن اور ہرزہ سرائی کرنے والا شخص تھا۔



مصباح الادلۃ میں اس نے اکابر کی شان میں جو گستاخیاں اور بکواس کی ہے اس کو نقل کرنے کے لئے بھی قلم آمادہ نہیں ہے۔ ایضاً الادلۃ میں جگہ جگہ حضرت شیخ الہندؒ نے اکابر کی شان میں اس کی بدزبانی اور ہرزہ سرائی پر احتجاج کیا ہے۔ شروع کتاب میں تصنیف کی سرگذشت بیان کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

”سواوّل عرض یہ ہے کہ مجتہد محمد احسن صاحب نے اپنے رسالہ میں استعمال سب و شتم و تفسیق و تھلیل میں ہرگز کمی نہیں کی، بلکہ بعض مواقع میں اپنے جوش و خروش میں بے باکانہ کلمات کفر بول اٹھے ہیں۔“

مصنف مصباح نے اپنی بد فہمی سے وہ تمام آیات جو کفار کی تقلید آباء کے بارے میں تھیں، ائمہ مجتہدین پر اور ان کے متبعین پر چسپاں کر دی ہیں، حضرت شیخ الہندؒ اس پر احتجاج کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”آپ کے اس قسم کے استدلالات سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک مقتدایان دین و ائمہ مجتہدین، خلاف احکام خداوندی و ارشادات نبوی حکم دینے والے ہیں۔ حیف صد حیف!! اس جہالت اور تعصب کا کیا ٹھکانہ ہے کہ وہ آیات جو یہود اور نصاریٰ و مشرکین عرب کی شان میں نازل ہوں، آپ اس کا مصداق جملہ مقلدین کو فرماتے ہیں۔ اور کفار و مشرکین جو خلاف ارشاد خداوندی اپنے آباء و اجداد اور ان کے رسوم کا اتباع کرتے تھے، آپ اس کو اور اتباع ائمہ مجتہدین کو جو بعینہ اتباع احکم الحاکمین ہے، انکا ہم سنگ سمجھتے ہیں۔“

اخیر میں چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں۔ ”مجتہد صاحب انشاء اللہ مسلم ہیں، گو بد فہم اور متعصب و کج

طبع ہیں اور ہر چند عباد صالحین و علماء دین کی شان میں گستاخ اور مقلد طریقہ رفاض ہیں۔ اور اگرچہ تکفیر مومنین میں معتزلہ اور خوارج کے شاگرد ہیں اور یہ امور گو یقیناً سخت خوفناک ہیں اور سب خدا ن و ہلاک ہیں۔“

حضرت شیخ الہندؒ نے جب یہ الفاظ تحریر فرمائے تھے تو ان کے حاشیہ خیال میں بھی نہ ہوگا کہ مصنف مصباح محمد احسن امروہی سلفی کا کیا انجام ہونا ہے۔ آپکا مقصد تو اکابر کی شان میں گستاخی کے انجام بد سے ڈرانا تھا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ حضرت نے اسکو جس انجام بد سے ڈرایا تھا، اسکی شامت اعمال نے وہی روز بد اس کو دکھایا اور وہ غیر مقلدیت سے ترقی کر کے مرزا غلام قادیانی (مدعی نبوت) کے حلقہ میں داخل ہو گیا۔ اس طرح ائمہ مجتہدین اور اکابر امت کی شان میں گستاخی اور بدزبانی کی پاداش میں دولت ایمان کھو بیٹھا۔ غلام احمد قادیانی نے اس مخدول کی دولت ایمان تو لوٹ لی، مگر اس کو جس طرح ذلیل کیا وہ بجائے خود لائق عبرت ہے۔ غلام احمد نے اس شخص کے فقر و مسکنت کا اظہار کر کے اس کے لئے ٹکے ٹکے کی خیرات جمع کرنے کا اشتہار دیا، جو مرزا کے مجموعہ اشتہارات میں نمبر ۷۸ پر درج ہے جس کے نتیجہ میں بائیس افراد نے انیس روپے دو آنے کا وعدہ کیا (یہ واقعہ ۱۹۲۰ء کے قریب کا ہے) اور مرزا نے حل من مدید (کچھ اور ہے) کیلئے دوبارہ اشتہار جاری کیا۔ حالانکہ مرزا خود " رئیس قادیان " کہلاتا تھا وہ چاہتا تو اپنی گرہ سے چالیس پچاس روپے بہ آسانی بھیجوا سکتا تھا، مگر قدرت کو مرزا قادیانی کے ہاتھ احسن سلفی امروہی کی ذلت و خفت کا اشتہار دلوانا



منظور تھا۔ تو یہ تھا ائمہ ہدیٰ اور صلحائے امت کے خلاف ہرزہ سرائی کا انجام۔

واقعی سچ فرمایا حدیث قدسی میں کہ "جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی رکھتا

ہے میں اسکو جنگ کا الٹی میٹم دیتا ہوں۔" (بخاری ج ۷ ص ۱۹۰ مصری)

اس تلخ تجربے کے بعد غیر مقلد کے بڑے مجتہد اور پیشوا مولانا محمد حسین صاحب

بنالوی نے خود اپنے پرچہ اشاعت السنۃ کی جلد ۱۱ شمارہ ۲ ص ۵۳ پر لکھا ہے کہ پچیس برس کے

تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید

کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ ان میں بعض عیسائی ہو جاتے

ہیں اور بعض لامذہب، جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق

و خروج تو اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے۔

(بحوالہ اختلاف امت ص ۱۷ از حضرت شیخ الحدیث مولانا

محمد ذکریا صاحب نور اللہ ضریحہ)

حدیث ۴- عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ تکنون بین

یدی الساعة فتن الی ان قال..... یبیع اقوام دینهم بعرض الدنیا۔

(ترمذی ج ۲ ص ۴۳)

ترجمہ :- حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ قیامت کے قریب بیشمار فتنے رونما ہوں گے۔ اس حدیث کے اخیر میں فرمایا کہ میری

امت کے بعض طبقے دنیاوی مال و جاہ کے بدلے اپنے دین و ایمان کو بھی بیچ ڈالینگے

(العیاذ باللہ)

فائدہ:- ہمارے زمانے میں یہودی اور عیسائی کی مشنریوں نے اپنے خزانے کے دہانے کھول رکھے ہیں اسے کون نہیں جانتا اور پھر حدیث میں غور کریں تو بکنے والے جب اس امت کے افراد ہونگے تو خریدنے والے بھی تو کوئی ہونگے۔ بس قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خرید و فروخت کے اس دور میں پس پردہ کیا کچھ نہیں ہوتا ہوگا۔ بس اپنے مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ اس پر فتن دور میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں اور مشکوک و مشتبہ نیز بے عمل لوگوں سے بالکل دور رہیں۔ علماء با عمل، متقی و پرہیزگاروں کی صحبت اختیار کریں، انھیں سے دین سیکھیں اور انھیں سے مسائل پوچھ پوچھ کر عمل کرتے رہیں۔

**حدیث-۵** عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ

لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتی باالمشرکین و حتی یعبدو

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۴۰ کتاب الفتن)

الاصنام

ترجمہ:- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک کہ میری امت کے کچھ طبقے مشرکوں (غیر مسلموں) میں شامل نہ ہو جائیں اور (انکی طرح) بتوں کی پوجا نہ کرنے لگیں۔

فائدہ:- یہ نوبت بھی قیامت کے قریب آئیگی چنانچہ اسکی شروعات بھی ہو چکی ہے



جیسا کہ ارباب بصیرت سے پوشیدہ نہیں ہے اگرچہ علی الاعلان بت پرستی کی صورت ابھی باقی ہے۔ مگر حدیث سے ظاہر ہے کہ یہ صورت بتدریج اور آہستہ آہستہ ہی مسلمانوں کے اندر آئیگی۔ یک بیک مسجد سے اٹھ کر کوئی مندر میں جا کر تھوڑا ہی بیٹھ جاتا ہے۔ پہلے اللہ اور رسول کی نافرمانی ہوتی ہے پھر اعلانیہ چھوٹے بڑے سب گناہ ہونے لگتے ہیں پھر عبادت سے دوری ہوتی ہے پھر عقیدہ میں بگاڑ آتا ہے پھر بدعات اور بری رسموں کو اختیار کیا جاتا ہے اور اس طرح گمراہی کے راستے سے ہو کر آدمی کفر و شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

قارئین سطور بالا میں آپ نے وہ حدیثیں ملاحظہ فرمائیں جن میں آدمی کی بد عملی اور خود کی گمراہیوں کا تذکرہ تھا۔ اب ہم آپ کی خدمت میں وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جن کا تعلق اپنے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے ہے۔ ان تمام حدیثوں کا تعلق قرب قیامت سے ہے۔

**حدیث ۶۔** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول: قال رسول اللہ ﷺ  
 یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یا تو نکم من الاحادیث بما لم  
 تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔  
 (رواہ مسلم ج ۱ ص ۱۰)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ

میں کچھ جھوٹے دجال تمہارے پاس ایسی ایسی حدیثیں لیکر آئیں گے (اور پیش کریں گے) جنہیں نہ تم نے کبھی سنی اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے سنی ہوگی (میں تاکید کرتا ہوں) کہ تم ان سے بہت دور رہنا اور ان (جھوٹوں) کو تم اپنے سے دور رکھنا (مبادا) تمہیں وہ گمراہی میں نہ ڈال دیں اور فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔

فائدہ۔ گویا یہ بھی قرب قیامت کی نشانی ہے کہ علماء و متقی اہل علم کو چھوڑ کر ہر کس و ناکس سے دین حاصل کیا جائے۔ کیوں کہ اگر ہمارے ایمان کا یہی معیار رہا تو پھر بڑا دجال (جو بالکل آخر میں جنت و جہنم لیکر اور خدائی دعویٰ دار بنکر ظاہر ہوگا) میدان ہموار دیکھ کر بآسانی ہم پر قابو پا لیگا اور دولت ایمان کو لوٹ لے گا۔

اسی وجہ سے محمد بن سیرین تابعی فرمایا کرتے تھے کہ ”بلاشبہ یہ علم حدیث دین (اسلام کا ایک بنیادی) جزء ہے لہذا تم لوگ اچھی طرح جانچ لیا کرو کہ دین کے اس بنیادی حصہ کو تم کن لوگوں سے حاصل کر رہے ہو۔“ یعنی سڑکوں اور چوراہوں پر چلتے پھرتے بازاری لوگوں سے اور ٹیلیویژن پر جو کر کی شکل میں ٹوٹنکی دکھانے والوں سے اس بابرکت علم اور پاکیزہ دین کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت عبداللہ بن المبارک (امام بخاری کے استاذ) نے ایک مرتبہ محدثین کے مجمع میں ارشاد فرمایا کہ ”عمرو بن ثابت کی روایت کردہ حدیثوں کو چھوڑ دو، کیونکہ وہ ہمارے اسلاف اور اہل علم بزرگوں کو نازیبا الفاظ سے یاد کرتا ہے یعنی برا بھلا کہتا ہے۔“ واقعی



ایسے لوگ امت میں اپنا اعتماد و اعتبار کھو بیٹھتے ہیں جو اپنے دینی محسنوں کو برائیوں سے یاد کیا کرتے ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہ)

**حدیث ۷:** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلَّهُم يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ.

(بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۹ حدیث ۳۳۸۲)

ترجمہ :- حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک (میری امت میں) تیس کے قریب چھوٹے دجال ظاہر نہیں ہو جائیں گے ان میں سے ہر ایک اپنے کو اللہ کا رسول سمجھے گا۔ (یعنی جھوٹی رسالت کا گویا دعویٰ کر کے امت کے بڑے طبقے کو دین اسلام سے محروم کر دیگا)

فائدہ :- اس تعداد میں وہ بڑا دجال شامل نہیں ہے جو عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوگا۔ کیونکہ وہ تو خدائی کا دعویٰ کریگا اور اسے عیسیٰ اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ ان تیس دجالوں میں سے بہت سارے ظاہر ہو چکے ہیں جنہیں اپنے اپنے زمانوں میں اللہ تعالیٰ نے ہلاک و برباد کیا اور علماء دین کے ہاتھوں ان جھوٹوں کا قلع قمع کروادیا۔ کچھ ان میں سے اب بھی باقی ہیں اللہ نے چاہا تو اسی طرح انہیں بھی ہلاک کیا جائیگا اور علماء دین متین کے ہاتھوں انکا بھی صفایا ہوگا۔ محدث قسطلانی نے فرمایا کہ اس حدیث میں ان کو دجال اس لئے فرمایا کہ دجال کے معنی آتے ہیں حق کو باطل کے

ساتھ خلط ملط کر دینے والا اور اسکے ذریعہ مسلمانوں کو شک اور کنفیوزن میں ڈال دینے والا۔ چونکہ ان جھوٹے دجالوں کا مقصد ہی یہ ہوگا کہ امت مسلمہ کو کنفیوزن اور شبہات میں مبتلا کر کے دین اسلام سے بیزار کر دے۔ اس وجہ سے وہ الفاظ کے ہیر پھیر اور پرفریب عنوانات کے تحت امت میں انتشار برپا کرینگے تاکہ مسلمان بحث و مباحثے اور جھگڑے لڑائی کے ایک نئے دور میں داخل ہو کر بے عمل بن جائیں اور دین اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ نیز ان کے دجل و فریب سے واقف ہو جانا عام مسلمانوں کے لئے آسان نہیں ہوگا۔ گہرے علم و بصیرت کے حامل علماء ہی ان جھوٹوں کی اصلیت سے واقف ہو سکیں گے۔

اگر آپ کے دل میں یہ سوال اٹھے کہ مسلمان ہو کر یہ ایسا کیوں کرینگے۔ تو جواب یہ ہے کہ وہی مال و جاہ اور حقیر دنیا کے بدلے دین کے خرید و فروخت کی فتنہ سامانی یہاں بھی کارفرما ہوگی جس کا تذکرہ پچھلی حدیثوں میں ہم کر چکے ہیں۔

**حدیث ۸ :-** عن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ يخرج في آخر الزمان قوم احداث الاسنان سفهاء الاحلام يقرئون القرآن لا يجاوز تراقيهم يقولون من قول خير البرية يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۲ عربی نسخہ)

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں (میری امت میں) ایک فرقہ ظاہر ہوگا جو (اکثر) نو عمر اور نو جوان ہونگے، کم عقل



ہٹ دھرم ہونگے۔ پڑھیں گے وہ قرآن کو جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (یعنی قرآن کا اثر ان کے دل میں نہیں اترے گا۔ صرف زبانی جمع خرچ ہوگا) کہتے ہونگے وہ لوگوں کی باتوں میں سے بہترین بات (مثلاً بات بات پر وہ حدیثیں پیش کرتے ہونگے) پھر بھی وہ نکل جائیں گے اسلام سے جیسے نکل جاتا ہے تیرشکار سے پار ہو کر۔

فائدہ :- ہم اس حدیث کو ملاحظہ کرتے ہیں اور اپنے زمانے کے حالات کا مشاہدہ کرتے ہیں تو دل تڑپ اٹھتا ہے کہ حضرت صادق واہدؑ نے بے شک ہمارے زمانے ہی کے لئے یہ حدیث بیان فرمائی ہے اگر اب بھی آنکھیں نہ کھلیں تو سوائے محرومی کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دیجئے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب! آپ بڑے شفیق و رحیم ہیں۔ (آمین یا رب العالمین)

**حدیث ۹ :-** قال حذيفة بن اليمان كان الناس يسألون رسول الله ﷺ عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله أنا كنا في جاهلية وشر فجاثنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يهدون بغير هدى تعرف منهم

و تنكر قال قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على أبواب جهنم من اجابهم اليها قد فوه فيها قلت يا رسول الله ﷺ صفهم لنا قال هم من جلد تنا ويتكلمون با لسنتنا قلت فما تامرني ان ادركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت وانبت على ذلك۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۰۴۹ حدیث ۶۸۰۵)

ترجمہ :- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ رسول اکرم ﷺ سے خیر کی باتیں پوچھا کرتے تھے اور میں شر (اور فتنے) کے متعلق پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ کبھی وہ فتنہ مجھے پکڑ لے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ شر اور جاہلیت کے زمانے میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (یعنی دین اسلام) عطا فرمایا تو کیا اس اچھائی کے بعد کوئی شر (اور برائی) کا زمانہ بھی آئیگا۔ تو فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا کہ اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئیگا تو فرمایا کہ ہاں آئیگا مگر اس میں دھواں (دھندلا پن) ہوگا تو میں نے عرض کیا کہ وہ دھواں (دھندلا پن) کیا ہوگا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک فخرتہ (میری امت میں) ظاہر ہوگا جو میری سنت کے علاوہ چیزوں کی طرف بلائیگا تم اسے (آسانی سے) پہچان لو گے اور اس کی دعوت سے رک جاؤ گے (یعنی اس کی وہ مکارانہ دعوت کے باطل اور غلط



ہونے کو تم پہچان لو گے اور ان سے اپنے کو بچا لو گے (راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا تو کیا اس (دھندلے) خیر کے بعد پھر شر (اور فتنے) کا زمانہ آئیگا فرمایا کہ ہاں آئیگا کہ جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ پیدا ہونگے تو جس نے ان کی بات سنی تو انھوں نے اس کو جہنم میں جھونک دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان کی پہچان ہمیں بتا دیجئے تو فرمایا کہ وہ لوگ ہماری امت کے ہونگے (یعنی بظاہر وہ مسلمان ہونگے لیکن اندر سے وہ ہمارے مخالف ہونگے) اور وہ ہماری زبان میں بات کریں گے (یعنی حدیث اور قرآن ہی کی بات کرتے ہونگے) میں نے عرض کیا کہ اگر وہ فتنہ مجھے پکڑ لے تو ہمارے لئے کیا حکم ہے تو فرمایا کہ لازمی طور پر تم اس وقت مسلمانوں کی بڑی جماعت اور ان کے ائمہ و علماء میں شامل ہو کر رہنا (ان سے علیحدہ نہ ہونا) میں نے عرض کیا کہ اگر مسلمانوں کی وہ جماعت اور ان کے ائمہ نہ ملیں تو کیا کروں تو فرمایا کہ سب کو چھوڑ کر (بقیہ زندگی) کسی درخت کی جڑ کو مضبوطی سے تھام کر موت تک اپنے ایمان کی حفاظت کر لینا۔ (یعنی سمجھو کہ کنارہ کش ہو کر اپنے ایمان کی فکر کر لینا)

فائدہ :- اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تمام فتنوں اور باطل جماعتوں سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ مسلمانوں کی بڑی جماعت (اہل سنت والجماعت) اور ائمہ و علماء کی صحبت کو لازم پکڑا جائے کیوں کہ یہ حضرات ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں اور ان کی صحبت بابرکت سے مردہ زمین زندہ ہوا ٹھتی ہے۔ دیکھئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ کی

صحبت ملی تو امت کی بہترین اور مقدس ترین افراد قرار پائے اور جن حضرات کو صحابہ کی صحبت ملی وہ تابعین کے مقدس القاب سے نوازے گئے اور ان کی صحبت جنہیں میسر آئی وہ تبع تابعین کے خطاب سے سرفراز کئے گئے۔ یہی وہ تین ادوار ہیں جنہیں حدیث پاک میں خیر القرون (پاکیزہ زمانہ) فرمایا گیا ہے انہیں مقدس ترین زمانے میں صحابہ کے علاوہ فقہاء میں امام ابو حنیفہؒ (ولادت ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ) امام مالکؒ (ولادت ۹۳ھ وفات ۱۷۹ھ) امام شافعیؒ (ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ) امام احمد بن حنبلؒ (ولادت ۱۶۴ھ وفات ۲۴۱ھ) اور محدثین میں امام بخاریؒ (ولادت ۱۹۴ھ وفات ۲۵۶ھ) محدث دارقطنی (ولادت ۳۰۶ھ وفات ۳۸۵ھ) اور دیگر محدثین مثلاً امام اوزاعیؒ، حسن بصریؒ اور دونوں سفیان (سفیان ثوریؒ و سفیان بن عیینہؒ) اور بقیہ صحاح ستہ کے پانچ مصنفینؒ اور امام محمد بن حسن شیبائیؒ اور قاضی ابو یوسفؒ جیسے جہاں علم اور سرخیل امت پیدا ہوئے ان سب حضرات کو اکابر کی صحبت نے سونا اور ہیرا بنایا اور ان کی صحبت جنہیں میسر آئی وہ بھی سونا اور ہیرا بن کر چمکے (اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرمائے۔ آمین)

مختصر یہ کہ وہ تین خیر کے زمانے تو گزر گئے لیکن امت میں ان کے نقوش اور انمٹ اثرات اب بھی زندہ ہیں جن کی خوشبو ہر زمانے میں اہل حق علماء و متقین کے ذریعہ تقسیم کی جاتی رہی ہے اس لئے مذکورہ حدیث میں حضور اندس ﷺ کے ذریعہ بالخصوص فتنوں کے دور میں ان ائمہ، علما و متقین کی صحبت کو لازم پکڑنے کا تاکید حکم (جیسا کہ الفاظ حدیث سے ظاہر ہے) اور ان کے



نقش قدم کو اختیار کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے اور قرآن پاک کے سورۃ فاتحہ میں بھی اھدنا الصراط المستقیم (اے اللہ ہمیں سیدھی راہ چلا) کے بعد صراط الذین انعمت علیہم (ان کی راہ جن پر چلنے والے انعام کے مستحق ہوئے ہیں) میں انھیں مذکورہ حضرات کی راہ کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے نیز مردود و مغضوب اور گمراہوں کی راہ سے بچنے کی تاکید کی گئی جیسا کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین (نہ انکی راہ چلا جن پر چلنے والے آپکے غضب کے مستحق ہوئے ہیں جیسے یہود، اور نہ گمراہوں کی راہ پر جیسے عیسائی) سے واضح کیا گیا ہے۔

تو اے بھائیوں! خدا را اپنے آپ کو گمراہی و ضلالت سے بچائیں اور امت مسلمہ کے عام طبقے جو کہ سادہ لوح ہیں انھیں بھی گمراہ ہونے سے بچائیں۔

نبی کریم ﷺ نے جب امت کے گنہگاروں تک کی فکر فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے معافی رحمت کی درخواست کی ہیں تو پھر اپنی امت کو اس طرح لٹتا اور برباد ہوتا ہوا کس طرح گوارہ کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے اور ضلالت و گمراہی سے پوری امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔

آمین یا رب العالمین والصلاة والسلام علی سید المرسلین۔

**ضیاء الدین عفی عنہ**

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳

(یوم الجمعة)

## ق طبع بحق ناشر محفوظ

مندرجہ ذیل پتوں پر کتاب دستیاب ہے



9038928509	☆ مرکز۔ مجلس تحفظ شریعت۔ پارک اسٹریٹ۔ کولکاتا (بھون چودھری مسجد)۔ موبائل نمبر:-
9883821555	☆ جبل رحمت، کلیجی پٹی۔ جان نگر روڈ۔ کولکاتا۔ ۷۰۰۰۱۳۔ موبائل نمبر:-
9339381258	☆ بنیا پوکھر تھانہ والی مسجد۔ گورا چاند روڈ۔ کولکاتا۔ ۷۰۰۰۱۳۔ موبائل نمبر:-
9007194425	☆ مسجد جامن تلہ۔ پھول بگان روڈ۔ کولکاتا۔ ۷۰۰۰۱۳۔ موبائل نمبر:-
9331616558	☆ مدرسہ ابو حنیفہ۔ راجہ بازار۔ کولکاتا ۔ موبائل نمبر:-
9883279202	☆ مسجد صندل بی بی۔ کمیدان بگان۔ کولکاتا۔ ۷۰۰۰۱۶ ۔ موبائل نمبر:-



8100415643	☆ خلیفہ مسجد، مارڈون اسٹریٹ (نزد پین اسٹریٹ)۔ کولکاتا۔ ۷۰۰۰۱۶۔ موبائل نمبر:-
9339721427	☆ مسجد تقویٰ، کولکاتا (حافظ عبدالرزاق صاحب) ۔ موبائل نمبر:-
9331030417	☆ مدرسہ امدادیہ اشرفیہ (نزد مسجد بلال)۔ نئی بستی۔ توپسیا۔ کولکاتا۔ موبائل نمبر:-
9883066434	☆ حضرت مولانا مختار صاحب قاسمی۔ خضر پور۔ کولکاتا ۔ موبائل نمبر:-
09308666690	☆ مدرسہ ضیاء العلوم جامعۃ الابرار، موریہ (ٹالی گوٹھی)، ضلع۔ دربھنگہ۔ بہار۔ موبائل نمبر:-
9331440686	☆ مسجد محمودہ سردار۔ کانگی تارہ۔ (مفتی صدر الدین صاحب)۔ موبائل نمبر:-

نوٹ:- ہماری یہ پیشکش اور دیگر مطبوعات جلد ہی انشاء اللہ ہندی، انگریزی اور بنگلہ میں  
بھی دستیاب ہونگی۔

مجلس تحفظ شریعت۔ کولکاتا۔ مغربی بنگال

# ﴿ مجلس تحفظ شریعت کلکتہ ﴾

مجلس تحفظ شریعت :- علماء وائمہ مساجد پر مشتمل ایک اصلاحی تنظیم

مجلس تحفظ شریعت :- مسلک اکابر دارالعلوم دیوبند کا بے باک ترجمان

مجلس تحفظ شریعت :- شریعت و سنت کا اجتماعی محافظ و پاسبان

مجلس تحفظ شریعت :- باطل کے چیلنجوں کے مقابلے میں فاروقی تلوار

مجلس تحفظ شریعت :- شک و شبہ کے ظلم سے نکال کر امت مسلمہ کو صراطِ مستقیم کی

رہنمائی کرنے والی مخلص جماعت

مجلس تحفظ شریعت :- اتحاد امت اور اعتصام بحبل اللہ کا سچا علمبردار

[www.tinyurl.com/raddgm](http://www.tinyurl.com/raddgm)

**MAJLIS-E-TAHAFUZ-E-SHARIAT**

Kolkata (West Bengal)

Mobile : 9038928509 / 9339381258

E-mail : majlistahaffizshariatkolkata@gmail.com